جملہ حقوق محفوظ

سٹ نمبر ۲ - کتاب نمبر ۱۵

چُپ شہزادی

۹ سے ۱۱ سال تک کے بچوں کے لئے

سنہ ۱۹۴۴ء

دارالاشاعت پنجاب لاہور

DAR-UL-ISHAAT PUNJAB LAHORE.

Taj Tahir Foundation

چُپ شہزادی

(۱)

اگلے زمانے کا ذکر ہے کسی ملک پر ایک بادشاہ راج کرتا تھا۔ اس کا تھا ایک بیٹا۔ بہت شریر۔ ہر وقت کوئی نہ کوئی شوخی ہی سوچتا رہتا۔ دم بھر کے لئے بھی چین سے نہ بیٹھتا۔

بادشاہ نے اس کے پڑھانے لکھانے کے لئے اُستاد مقرر کئے۔ اُنہوں نے اُسے خوب لکھایا پڑھایا۔ اور ہتھیاروں کا استعمال سکھایا۔ مگر اس

Taj Tahir Foundation

کی شوخی کو وہ بھی دور نہ کر سکے۔

ایک دن شہزادہ سیر کرنے کے لئے باغ میں گیا۔ باغ کے پاس ایک کنواں تھا۔ بہت سی عورتیں کوئیں پر پانی بھر رہی تھیں۔ اُن میں ایک بڑھیا بھی تھی۔ جب سب عورتیں پانی بھر چکیں۔ تو بڑھیا نے اپنا گھڑا بھرا۔

شہزادے کو سوجھی شرارت۔ اس نے نشانہ باندھ کر بڑھیا کے مٹکے پر ایک پتھر مارا۔ مٹکا ٹوٹ گیا۔

بڑھیا نے دیکھ لیا۔ کہ شہزادے نے شرارت کی ہے۔ وہ چپکی گھر چلی گئی۔ اور ایک اور مٹکا لے آئی۔ جب وہ اس مٹکے کو بھر چکی۔ تو شہزادے نے پھر نشانہ لگا کر پتھر مارا۔ مٹکا پھر ٹوٹ گیا۔

Taj Tahir Foundation

بڑھیا ڈر کے مارے کچھ نہ بولی۔ اور بڑ بڑاتی ہوئی پھر گئی۔ اور تیسرا مٹکا لے آئی۔ شہزادے نے اسے بھی توڑ ڈالا۔ اسی طرح شہزادے نے بڑھیا کے سات مٹکے توڑ دیئے۔ بڑھیا کو گھڑے بھرتے بھرتے شام ہو گئی۔

آخر وہ تنگ آکر بولی۔ "الٰہی تجھے تو چپ شہزادی کے قابو میں چڑھے۔ اور وہ تجھے شرارتیں بھلائے"۔ شام ہو گئی تھی۔ شہزادہ محل میں چلا آیا۔ بڑھیا اپنی جھونپڑی میں چلی گئی۔ لیکن شہزادے کو اس بات کی لو لگ گئی۔ کہ یہ کیا بات ہے۔ جو بڑھیا نے مجھ سے کہی ہے۔

(۲)

دوسرے روز شہزادہ پھر باغ میں سیر کرنے آیا۔

Taj Tahir Foundation

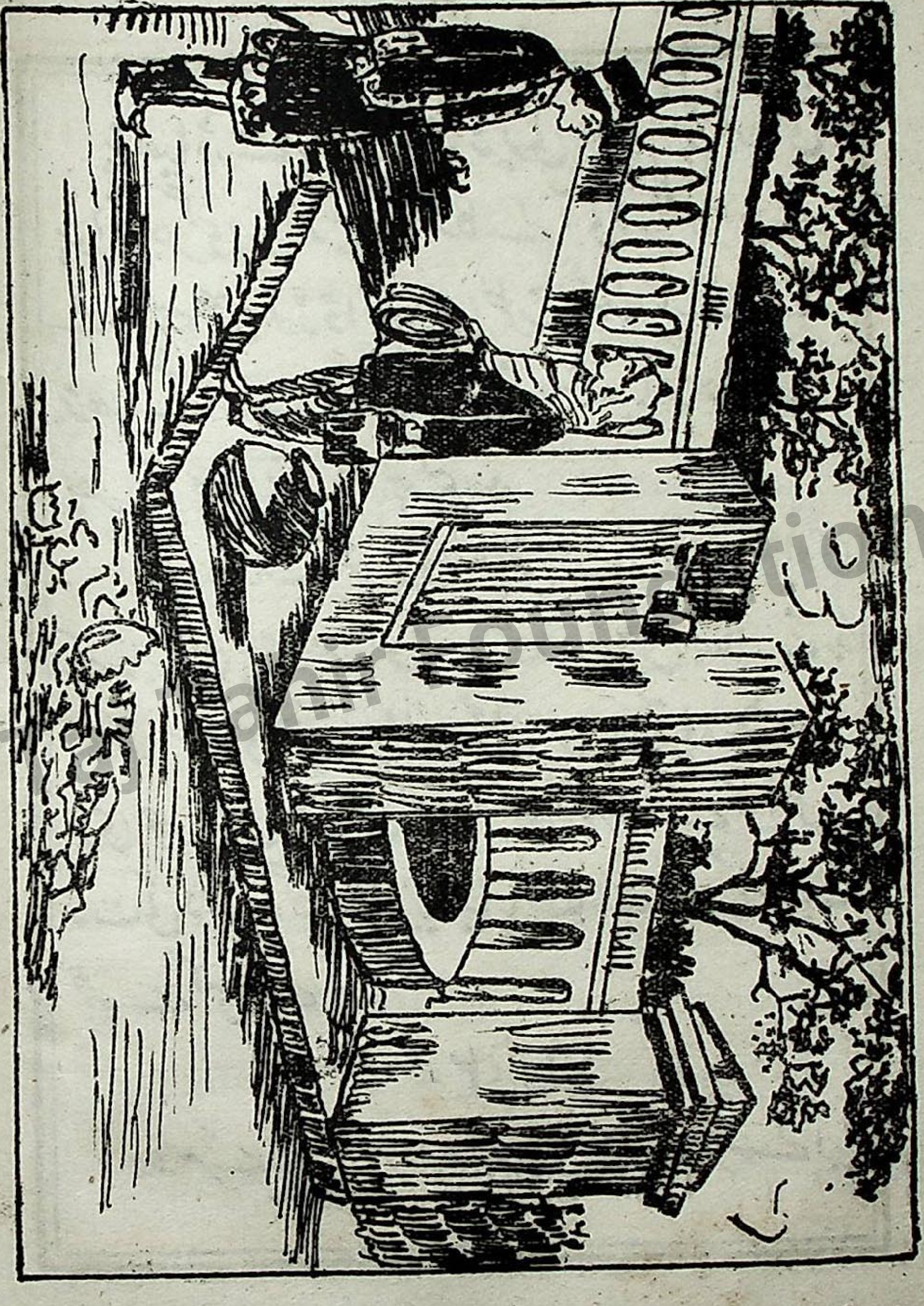

اور کوئیں پر بڑھیا کے آنے کا انتظار کرتا رہا +
اتنے میں بڑھیا پانی بھرنے آگئی۔ شہزادے نے
بڑھیا کو سلام کیا۔ بڑھیا ڈری۔ کہ کل کی طرح پھر
میرے مٹکوں کی شامت آئی + لیکن شہزادے
نے کہا۔ "بڑی بی تم نے کل مجھ سے کیا بات کہی
تھی"؟

بڑی بی بولیں۔ "ایک شہر میں ایک بادشاہ
ہے۔ اس کی ایک لڑکی ہے۔ صورت میں چندے
آفتاب۔ چندے ماہتاب۔ اپنا ثانی نہیں رکھتی۔
لیکن جب دن سے پیدا ہوئی ہے۔ اس نے کسی سے
بات نہیں کی + بادشاہ کہتا ہے۔ جو میری لڑکی
کے مُنہ سے بات کروا دے گا۔ اس کے ساتھ شادی
کردوں گا۔ لیکن بہت سے بادشاہ گئے۔ مگر کسی سے

Taj Tahir Foundation

بھی یہ شرط پوری نہ ہوئی۔ اور آخر اُنہوں نے جان کھوئی۔ کل تم نے مجھے بہت پریشان کیا تھا۔ ادھر شام ہو گئی تھی۔ غصّے میں میرے مُنہ سے بات نکل گئی"۔

(۳)

شہزادہ محل میں آکر اپنے باپ بادشاہ کے پاس گیا۔ اور بولا۔"ابا جان مہربانی فرما کر مجھے رخصت کیجئے"۔

باپ نے پوچھا۔"بیٹا کہاں جاؤ گے"؟

شہزادہ بولا۔"چُپ شہزادی کے شہر میں جاؤں گا۔ اور اس کی شرط پوری کر کے چُپ شہزادی کے ساتھ شادی کروں گا"۔

بادشاہ سُن کر بہت پریشان ہؤا۔ اور بولا۔"بیٹا۔

Taj Tahir Foundation

وہاں سے زندہ بچ کر کون آیا ہے۔ جو تم آؤ گے +
بڑے بڑے مشہور آدمی شرط پوری کرنے گئے۔
اِن سے شرط پوری نہ ہو سکی + تو بیٹا تم سے کیا ہو گی؟
ایک مدّت تو مجھ کو بھی یہی سُنتے ہو گئی۔ کہ آج وہاں
کا بادشاہ شرط پوری کرنے گیا۔ آج اس شہر کا شہزادہ
گیا۔ مگر یہ کبھی نہ سُنا۔ کہ کسی بادشاہ نے شرط پوری
کر دی + بیٹا تم نے اپنے کو کیا سمجھ رکھا ہے۔ جو ایسی
خطرے کی جگہ جانا چاہتے ہو؟"

شہزادہ نہ مانا۔ بولا "بلا سے۔ کچھ بھی ہو میں تو
ضرور جاؤں"۔

جب بادشاہ نے دیکھا۔ کہ بیٹا کسی طرح نہیں مانتا
تو مجبور ہو کر اجازت دے دی۔ اور بہت سا خزانہ اور
آدمی اس کے ساتھ کر دئے۔

Taj Tahir Foundation

شہزادہ خدا کا نام لے کر گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ چلتے چلتے ایک سال گزر گیا۔ راستے میں ایسے ایسے خوفناک جنگل آئے۔ کہ امیروں اور وزیروں کی ہمت ٹوٹ گئی۔ وہ بولے" شہزادے سال بھر ہو گیا۔ مگر ابھی تک ہم منزل پر نہیں پہنچے۔ بہتر ہے۔ کہ پھر اپنے شہر کی طرف لوٹ جائیں"۔

شہزادہ نہ مانا۔ بولا اللہ مالک ہے۔ چلتے چلو۔ جب اتنے دن گزر گئے۔ تو باقی بھی گزر جائیں گے۔

جب یہ لوگ چپا شہزادی کے شہر سے تین چار کوس دور رہ گئے۔ تو انہیں جنگل میں لوگوں کی ہڈیاں اور کھوپریاں پڑی ہوئی نظر آئیں۔ شہزادہ سمجھ گیا۔ یہ اُن لوگوں کی ہڈیاں ہیں۔ جن سے شرط پوری نہ ہوئی۔

Taj Tahir Foundation

اور جو مارے گئے۔ بہت گھبرایا اور سوچنے لگا۔ ایک دن ہماری کھوپری اور ہڈیاں بھی یہیں پڑی ہوئی نظر آئیں گی۔

شہزادہ بہت ڈرتا ہوا شہر میں داخل ہوا۔ اور ایک سرائے میں جا ٹھہرا۔ جاتے ہی محل میں کہلا بھیجا۔ کہ ایک شہزادہ شرط پوری کرنے آیا ہے۔ شہزادہ بڑا غمگین ہو رہا تھا۔ جی گھبرا رہا تھا۔ کہنے لگا۔ کل تو مرنا ہی ہے۔ چلو آج چل کر یہاں کی سیر تو کر لو۔

(۵)

وہ سیر کرنے بازار گیا۔ تو وہاں دیکھا۔ کہ ایک شخص کھڑا ایک مینا کی قیمت پانچ سو روپے مانگ رہا ہے۔ مینا اس کے ہاتھ پر بیٹھی خوب

Taj Tahir Foundation

باتیں کر رہی تھی۔ شہزادے کو مینا بہت پسند آئی۔ خرید لی۔ اور خوب سَیر کر کرا کے سرائے میں آیا، پنجرے کو ایک جگہ ٹانگ دیا۔ اور خود پلنگ پر چُپ چاپ پڑ رہا۔

مینا پنجرے میں چُپ چاپ بیٹھی اُسے دیکھتی رہی۔ بڑی دیر کے بعد بولی "شہزادے آپ نے اتنی قیمت پر تو مجھ کو خریدا۔ اور جب سے لائے ہیں۔ مجھ سے ایک بات بھی نہیں کی"۔

شہزادے نے کہا "مینا کیا بات کروں۔ میں تو سخت پریشان ہوں"۔

مینا بولی "شہزادے رنج کا کیا سبب ہے؟"

شہزادے نے اوّل سے آخر تک اپنا سارا حال مینا کو سُنا دیا۔

Taj Tahir Foundation

مینا سُن کر بولی "شہزادے چُپ شہزادی سے بات کروالینا کیا مشکل کام ہے؟ جب تم شرط پوری کرنے جاؤ۔ تو مجھے اپنی آستین میں چھپا کر لے جانا۔ اور چُپ شہزادی کے کمرے میں پہنچ کر چُپکے سے چھوڑ دینا۔ میں جہاں مناسب جگہ سمجھوں گی۔ وہاں بیٹھ جاؤں گی۔ لیکن میں جس چیز کے نیچے جا کر چھُپوں۔ تم اس چیز کا نام لے کر اسے سلام کر دینا۔ پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے"۔

(۶)

جب شرط پوری کرنے کا وقت آیا۔ تو شہزادہ اپنی پوشاک پہن کر تیار ہوا۔ اپنی آستین میں مینا کو بٹھا لیا۔ اور خدا کا نام لے کر محل میں داخل ہوا۔

محل کے اندر پردے کا انتظام ہو گیا تھا۔ جس

کمرے میں شہزادی بیٹھی تھی۔ اس کے ساتھ کے ایک کمرے میں شہزادے کو بٹھا دیا گیا۔ شہزادے نے جاتے ہی مینا کو آستین سے نکال کر چھوڑ دیا۔

کمرے میں ایک بڑا سا شمع دان چوکی پر رکھا تھا۔ مینا اس کے نیچے جا کر چھپ گئی۔

شہزادہ بولا "السلام علیکم شمع دان کی چوکی!"

چوکی بولی "وعلیکم السلام۔ اے شہزادے آج تک اتنے لوگ یہاں آئے۔ مگر کسی کو میرا خیال نہ آیا۔ آج تم نے پہلی مرتبہ مجھ غریب کو پوچھا ہے"۔

اس کے بعد شہزادہ چپ ہو رہا۔ اُدھر شہزادی نے جو چوکی کو باتیں کرتے دیکھا۔ تو بہت حیران ہوئی۔

تھوڑی دیر بعد شہزادہ بولا "اے شمع دان کی

Taj Tahir Foundation

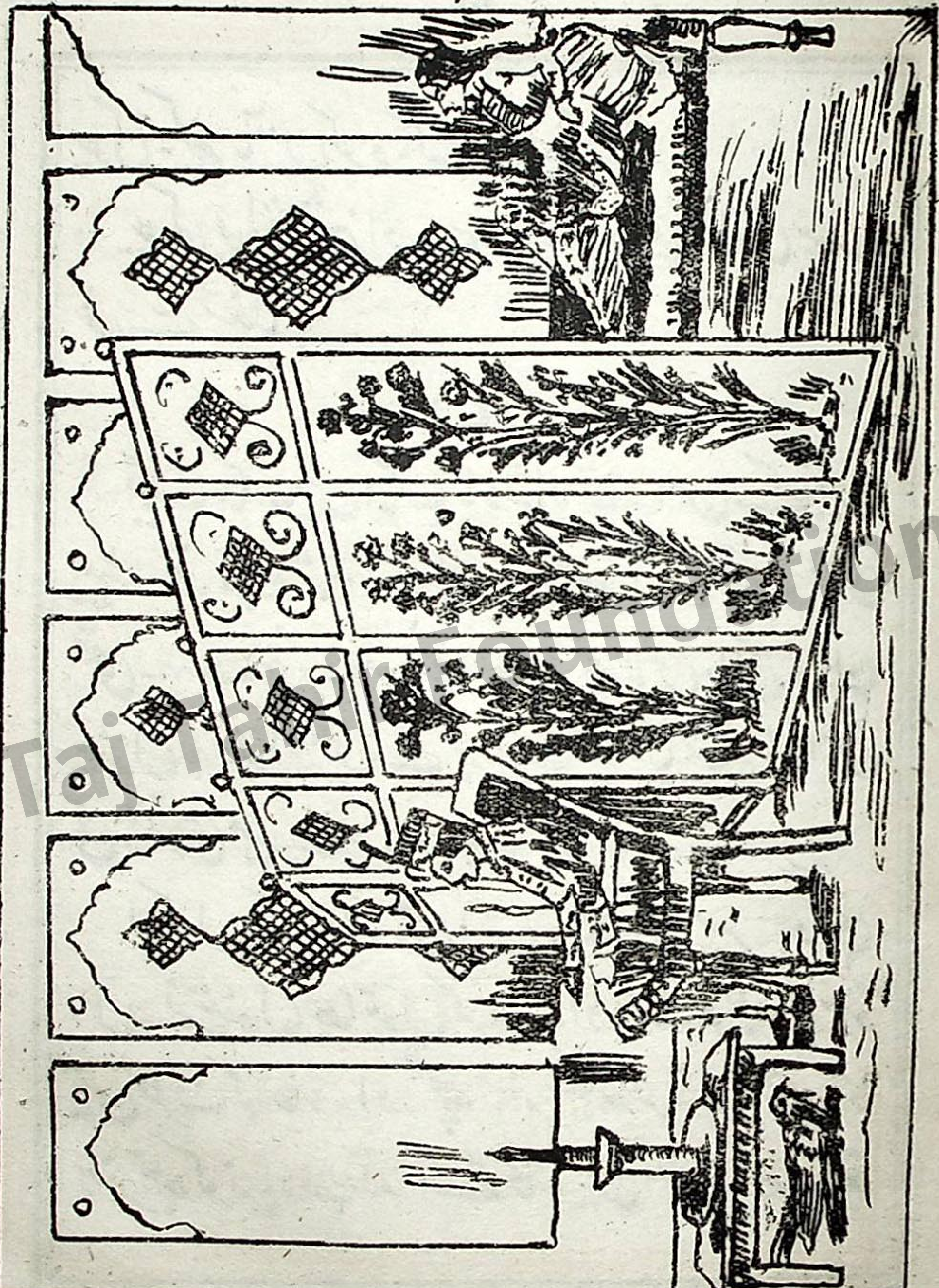
Taj Tahir Foundation

چوکی۔ کچھ باتیں کرو۔ کہ وقت کٹے"۔

چوکی بولی" شہزادے ایک کہانی سُناتی ہوں غور سے سُننا"۔

(۷)

ایک ملک میں ایک بادشاہ تھا۔ اس کے تین بیٹے تھے + بادشاہ کے چھوٹے بھائی کی ایک لڑکی تھی۔ بہت خوبصورت اور بڑی لائق فائق + ان تینوں بھائیوں میں سے ہر ایک چاہتا تھا۔ کہ اس کی شادی میرے ساتھ ہو جائے۔

لڑکوں کے چچا کو بھی اس بات کی خبر ہو گئی۔ اس نے تینوں بھائیوں کو بلایا۔ اور کہا" دیکھو تم تینو تین طرف کو جاؤ۔ اور کچھ ہنر سیکھ کر آؤ۔ جس کا ہنر مجھ کو زیادہ پسند آئے گا۔ میں اُس کے ساتھ

اپنی بیٹی کی شادی کر دوں گا"۔

یہ سُن کر تینوں شہزادے الگ الگ شہروں کو چل دئے۔ اور وہاں بڑی کوشش اور محنت سے ہنر سیکھتے رہے۔

جب یہ سب ہنر سیکھ کر تیار ہو گئے۔ تو اپنے وطن جانے کی ٹھہرائی۔ ہر ایک کو شوق لگ رہا تھا۔ کہ میں پہلے پہنچ کر چچا جان کو اپنا ہنر دکھاؤں۔ لیکن تینوں ابھی اپنے شہر سے آٹھ نو کوس دُور تھے۔ کہ ملاقات ہو گئی۔ اور اُنہوں نے ایک دوسرے کو اپنا اپنا سیکھا ہوا ہنر بتانا شروع کیا۔

بڑے بھائی نے سیکھا تھا۔ آنکھیں بند کر کے دُور دُور کی خبر معلوم کر لینا۔ منجھلے بھائی نے جڑی بوٹی کی پہچان اور ان کا وقت پر استعمال کرنا سیکھا تھا

چھوٹے بھائی نے سیکھا تھا۔ جنّوں کو قبضے میں کرنا۔
اب تینوں بھائیوں نے کہا۔ آؤ۔ اپنے اپنے ہنر کا امتحان کریں۔ بڑے بھائی نے اسی وقت آنکھیں بند کیں۔ اور اپنے چچا کے یہاں کا حال دیکھا۔ پھر آنکھ کھول کر بولا "ہائے بڑا غضب ہوا جس شہزادی کی خاطر ہم لوگ وطن سے بے وطن ہوئے۔ اور مدّت سے سفر کی مصیبت اُٹھا رہے ہیں۔ وہ بیمار ہے۔ اور مرنے والی ہے"۔
منجھلا بھائی بولا "میرے پاس ایک ایسی بُوٹی ہے۔ اگر اسی وقت اس کو گھس کر پلا دی جائے۔ تو وہ فوراً اچھی ہو جائے گی"۔ چھوٹا بھائی بولا "میری کمر پر بیٹھ جاؤ میں جنّوں کی مدد سے ابھی تمہیں گھر پہنچا دوں گا"۔
آخر چھوٹے بھائی نے سب کو چچا کے گھر پہنچا دیا۔

Taj Tahir Foundation

وہاں جا کر منجھلے بھائی نے وہ بوٹی گھس کر شہزادی کو پلا دی۔ وہ فوراً اچھی ہو گئی۔

اب تینوں بھائی شہزادی کو حاصل کرنے کے لئے پھر آپس میں لڑنے لگے۔ بڑا بھائی کہتا" مانا۔ چھوٹا بھائی ہمیں لایا۔ اور منجھلے نے بوٹی گھس کر پلائی۔ لیکن اگر پہلے میں حالت نہ معلوم کرتا۔ تو دونوں کے ہنر بیکار تھے"۔

منجھلا بھائی کہتا" مانا۔ بڑے بھائی نے بتایا۔ اور چھوٹا بھائی لایا۔ لیکن میں اگر بوٹی نہ پلاتا۔ تو اُن کا کچھ معلوم کرنا اور یہاں آنا سب بیکار تھا"۔

چھوٹا بھائی بولا" مانا۔ بڑے بھائی صاحب نے خبر دی۔ اور منجھلے بھائی صاحب نے بوٹی پلائی۔ لیکن اگر میں لے کر نہ آتا۔ تو کچھ بھی نہ ہونے پاتا"۔

Taj Tahir Foundation

(۸)

اتنی کہانی سُنا کر شمع دان کی چڑ کی بولی "شہزادے اب تم فیصلہ کرو۔ وہ لڑکی کس بھائی کو ملنی چاہیئے"۔
شہزادے نے کہا "بی شمع دان کی چڑ کی۔ میرے خیال میں تو جس بھائی نے سب کو گھر پہنچا دیا۔ اُسے شہزادی ملنی چاہیئے"۔

چڑ کی بولی "نہیں شہزادے تمہارا خیال غلط ہے۔ میری سمجھ میں تو یہ آتا ہے۔ کہ جس بھائی نے بُوٹی پلائی شہزادی اس کو ملنی چاہیئے"۔ اس بات پر شہزادے اور چڑ کی میں بہت دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔

اب شہزادی کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ وہ دل ہی دل میں کہہ رہی تھی۔ یا خدا میں یہاں برسوں سے رہتی ہوں مجھے تو خبر نہ ہوئی۔ کہ یہ چڑ کی بول سکتی ہے۔ اور اس شہزادے

کو معلوم ہو گیا۔

ادھر ابھی شہزادے اور چڑیا میں بحث ہو رہی تھی۔ کہ شہزادی کس بھائی کو ملنی چاہیئے۔ کہ صبح ہو گئی شہزادی ان دونوں کی نا انصافی کی باتیں سُن کر جل گئی۔ اور بولی "بے وقوفو ذرا عقل سے کام لو۔ جس بھائی نے سب سے پہلے بتایا۔ کہ شہزادی سخت بیمار ہے۔ اس سے زیادہ اور کون حق دار ہو گا؟"

بس شہزادی کا اتنا بولنا تھا۔ کہ اسی وقت شہر میں نوبت نقارے بجنے لگے۔ کہ ایک شہزادے نے شرط پوری کر دی۔

پھر بڑی دھوم دھام کے ساتھ شہزادے کی چُپ شہزادی سے شادی ہوئی۔ اور وہ اس کو اور اپنی مینا کو لے کر ہنسی خوشی اپنے وطن لوٹ آیا۔

Taj Tahir Foundation

مہابھارت میں ایک چڑیا

بہت مدت گزری۔ ہندوستان میں راجاؤں کے دو خاندان بادشاہت کرتے تھے۔ ایک خاندان کا نام کورو تھا۔ دوسرے کا پانڈو+ ان دونوں خاندانوں میں ایک دفعہ بڑی سخت لڑائی ہوئی+ اس لڑائی کا نام مہابھارت ہے۞

مہابھارت کی لڑائی میں کورو اور پانڈو کی فوجیں ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے تیار کھڑی تھیں ہاتھیوں کی قطاروں کی قطاریں آمنے سامنے موجود

Taj Tahir Foundation

تھیں۔ تیر پھینکنے والوں نے تیر چلّے پر چڑھا لئے تھے۔ رتھ بانوں نے بے قرار گھوڑوں کو بڑی مشکل سے قابو کر رکھا تھا۔ سب کو لڑائی کے سنکھ کا انتظار تھا۔ کہ اشارہ ملے اور آگے بڑھیں ۔

اتفاق سے دونوں فوجوں کے درمیان ایک پہاڑی تھی۔ اور اس پر ایک چڑیا نے اپنا گھونسلا بنا رکھا تھا۔ چڑیا بے چاری لڑائی کے رنگ دیکھ کر بڑی پریشان تھی۔ اور اپنے بچّوں کے پاس بیٹھی گھبرا گھبرا کر غُل مچا رہی تھی ۔

سری کرشن مہاراج بھی لڑائی میں شامل تھے۔ اُن کی نظر غریب چڑیا پر پڑ گئی۔ اور اس کی گھبراہٹ دیکھ کر ان کا دِل بہت دُکھا۔ اُنہوں نے ایک ہاتھی کے گلے میں سے بہت بڑی گھنٹی کھولی۔ اور اسے

Taj Tahir Foundation

چڑیا کے گھونسلے پر رکھ دیا۔ بولے :۔
"غریب چڑیا۔ لے تو اس کے نیچے آرام سے بیٹھی رہ۔" اٹھارہ دن تک زور شور کی لڑائی ہوتی رہی۔ مگر گھنٹی کے نیچے چڑیا کا گھونسلا سلامت رہا۔ اور چڑیا اپنے بچّوں کو لئے اس میں امن سے بیٹھی رہی ؛

Taj Tahir Foundation

تین اُمیدوار

ایک شخص کو اپنی دُکان کا کام کرنے کے لئے ایک نوکر کی ضرورت تھی۔ اس نے اخبار میں اشتہار دے دیا۔ کہ اگر کسی کو نوکری کی ضرورت ہو۔ تو ہماری دُکان پر آجائے۔

دو تین آدمی نوکری کے لئے آموجود ہوئے۔ دُکان دار نے سب سے کہہ دیا۔ کہ اگلے دن صبح کو آنا۔ اُس وقت میں تم سب میں سے ایک کو چُن لوں گا۔

Taj Tahir Foundation

اگلے دن صبح کو دکان دار نے ایک کتاب اُٹھا کر دُکان کے دروازے میں ڈال دی۔ اور خود کچھ دور ایک کرسی پر بیٹھ رہا۔ ذرا سی دیر میں ایک اُمیدوار آیا۔ دروازے میں کتاب پڑی تھی۔ اُسے دیکھا۔ مگر بڑی بے پروائی سے روندتا ہوا دکان دار کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

دکان دار نے کہا "تم بہت نکمّے اور بے پروا آدمی معلوم ہوتے ہو۔ تم سے میرا کام نہ چلے گا۔ جاؤ"۔

ذرا سی دیر میں دوسرا اُمیدوار آیا۔ اُس نے بھی کتاب کو دیکھا۔ اور پاؤں سے سرکا کر ایک طرف کو کر دیا۔ اور دُکان دار کے پاس جا پہنچا۔

دُکان دار نے کہا۔ "تم بہت سُست اور کام چور

Taj Tahir Foundation

ہو۔ میرے کام کے آدمی نہیں۔ کہیں اور نوکری تلاش کرو"۔

تھوڑی دیر بعد تیسرا اُمیدوار آیا۔ اُس نے کتاب کو راستے میں پڑا دیکھا۔ تو اُٹھا کر جھاڑا پونچھا۔ اور لے جا کر میز پر رکھ دیا۔

دُکان دار اُس شخص سے بہت خوش ہوا۔ اور بولا "تم بہت صفائی پسند محنتی اور ہوشیار آدمی معلوم ہوتے ہو۔ مَیں تمہیں نوکر رکھوں گا"۔

Taj Tahir Foundation

بھانڈا پھوٹ گیا

ایک فقیر ہمیشہ اِسی اُدھیڑبُن میں رہتا تھا۔ کہ کوئی ایسی تدبیر کروں۔ جس سے لوگ مجھے زیادہ خیرات دیں۔ اور میری آمدنی بڑھ جائے۔ آخر سوچتے سوچتے اسے یہ ترکیب سُوجھی۔ کہ گونگا بن جانا چاہیئے۔ اس طرح لوگوں کو میری حالت دیکھ کر بہت رحم آئے گا۔ اور وہ زیادہ پیسے دیا کریں گے۔

بس پھر کیا تھا۔ اگلے دن سے بولنا چالنا بند

Taj Tanir Foundation

کر دیا۔ چُپ چاپ ہاتھ پھیلا کر لوگوں کے سامنے جا کھڑا ہوتا۔ وہ سمجھتے۔ بے چارہ گونگا ہے۔ رحم کھا کر کچُھ نہ کچھ دے دیتے۔ فقیر بہت خوش ہوُا۔ کہ لوگوں کو اُلّو بنا کر پیسے بٹور رہا ہوں۔

ایک دن ایک شریف آدمی اُس کے پاس سے گزُرا۔ فقیر اُس کے سامنے بھی ہاتھ پھیلا کر جا کھڑا ہوُا۔ اور گوُنگوں کی طرح پیٹ کی طرف اِشارے کرنے لگا۔ مطلب یہ تھا۔ کہ بھُوکا ہوں۔ روٹی کھانے کو پیسے دو۔

اتفاق کی بات یہ شخص فقیر کو مُدّت سے جانتا تھا اس کے اشارے کرنے سے سمجھ گیا۔ کہ بہانہ کر رہا ہے۔

اُس شخص کو بھی اُسی وقت ایک ترکیب سُوجھ گئی

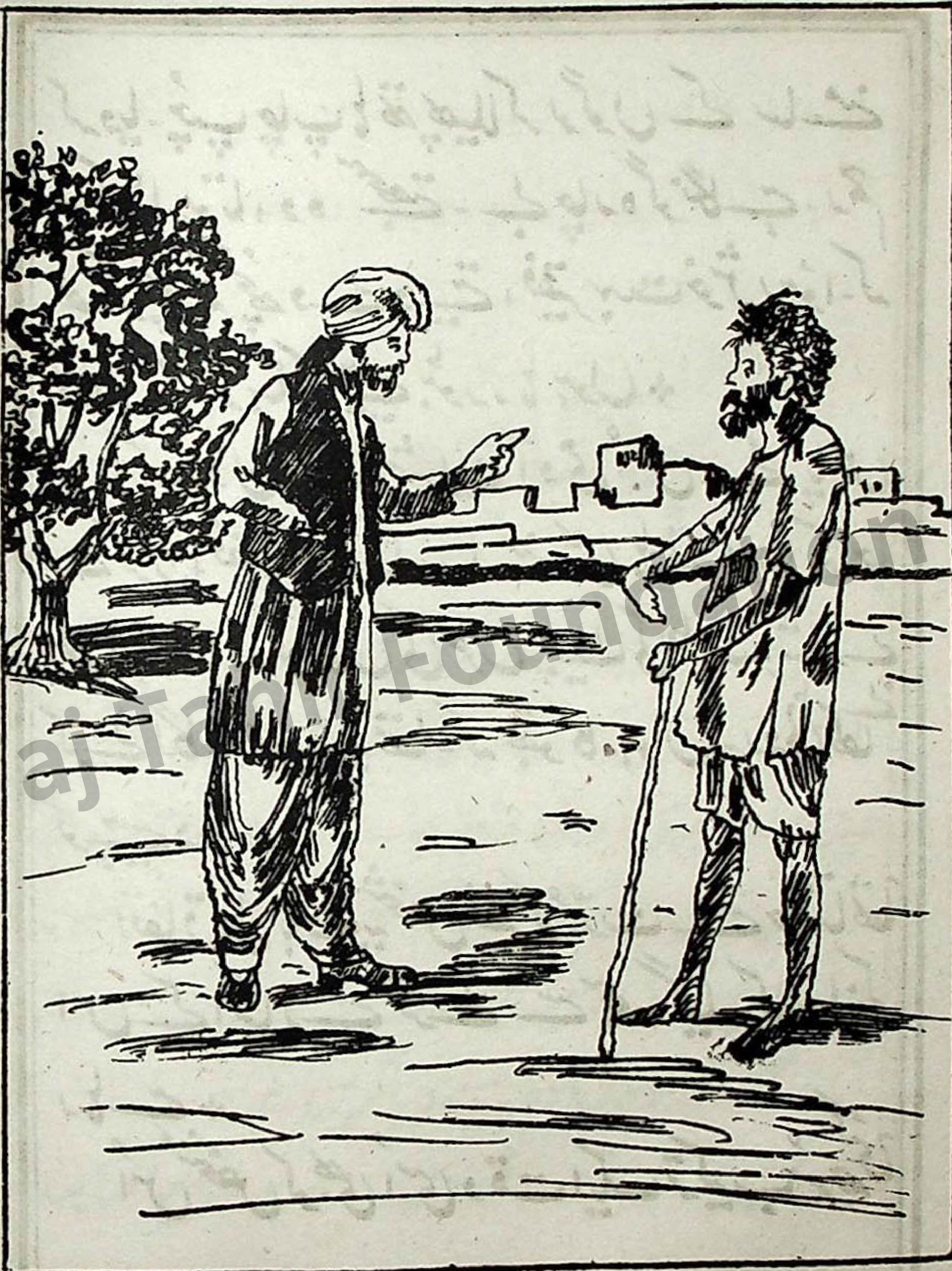

جیب میں پیسے ٹٹولتے ہوئے یکایک سر اُٹھایا۔ اور بڑی ہمدردی سے پوچھا "میاں فقیر۔ تم کب سے گونگے ہو؟"

اُس شخص نے یہ سوال اتنی جلدی اور ایسے اچانک کیا۔ کہ فقیر کو یہ بھی خیال نہ رہا۔ کہ میں گونگا بنا ہُوا ہوں۔ جھٹ بول اُٹھا "حضور بچپن ہی سے گونگا ہوں"۔

وہ شخص کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ اور آگے چل دیا۔ فقیر اپنی چالاکی کا بھانڈا پھُوٹ جانے پر بہت شرمندہ ہُوا۔

Taj Tahir Foundation

عمر بچادی

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ ایک جاپانی لڑکے کو اُس کی ماں نے کہا "بیٹا۔ گھر میں کچھ پکانے کو نہیں۔ نہ بازار سے کچھ مول لانے کو دام ہیں۔ تم شکار کر لاتے تو پکالیتی۔ اور پیٹ بھرتا"۔

لڑکا شکار کو چلا گیا۔ جنگلوں میں بہتیرا پھرا۔ لیکن شکار نہ ملا۔ آخر مایوس ہو کر واپس لوٹنے کی ٹھہرائی۔ بڑا پریشان تھا۔ کہ آج شکار کچھ نہیں ملا۔

Taj Tahir Foundation

فاقہ کرنا پڑے گا ؎

سمندر کے پاس سے گزر رہا تھا۔ تو ایک جگہ اُسے ایک کچھوا دکھائی دیا۔ لڑکے نے اسی کو پکڑ لیا۔ اور گھر لے چلا ؎

لڑکے نے سُن رکھا تھا۔ کہ کچھوا کئی کئی سو سال زندہ رہتا ہے۔ دو چار ہی قدم چلا تھا۔ کہ اس بات کا خیال آیا۔ سوچنے لگا۔ ایک وقت میرا پیٹ تو بھر جائے گا۔ مگر اس غریب کو نہ معلوم ابھی کتنے سو برس اَور جینا ہے۔ اور کیا کیا دیکھنا ہے۔ اس کے سب ارمان دل کے دل ہی میں رہ جائیں گے۔ اپنے ذرا سے فائدے کے لئے اس کی اتنی لمبی عمر کو ختم کر دینا بڑا ظلم ہے ؎

یہ سوچ کر اُس نے کچھوے کو سمندر میں چھوڑ دیا۔

Taj Tahir Foundation

اور خالی ہاتھ گھر چلا آیا۔ گھر آکر ماں کو سب بات بتائی۔ ماں بیٹے کی رحم دلی کا حال سُن کر بہت خوش ہوئی اور بولی "بیٹا۔ ہم پر آج فاقہ تو گزرے گا مگر ہمارا دل خوش رہے"۔

مطبوعہ امرت الیکٹرک پریس لاہور۔ باہتمام پنڈت دہرم چند بھارگو بی ایس سی۔ پبلشر سید حمید علی صاحب

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

جب مدرسے کا کام ختم کر چکو

اور

کھیل کود سے تھک جاؤ

تو ہفتہ وار اخبار پھول پڑھو۔ پھول چھتیس سال سے جاری ہے۔ اور بچوں کے لئے اتنا فائدہ مند سمجھا جاتا ہے کہ ٹیکسٹ بک کمیٹی اسے ہر سال سینکڑوں سرکاری مدرسوں میں بھجواتی ہے۔ اس کی زبان بہت آسان اور سیدھی سادی ہے۔ اور موٹے موٹے حرفوں میں بہت صاف اور خوبصورت چھپوایا جاتا ہے کہ بچے بغیر کسی کی مدد کے خود پڑھ سکیں۔ اس میں مزے دار اخلاقی کہانیاں دلچسپ معلومات۔ نظمیں۔ معمے۔ لطیفے اور پہیلیاں اور اور بچوں کے مطلب کی چیزیں درج ہوتی ہیں۔ اسے پڑھ کر تمہارا دل بہت ہی خوش ہوگا۔ تم بہت قابل اور نیک بچے بن جاؤ گے۔ اور اس میں مضمون لکھ لکھ کر تمہیں بہت اچھے مضمون لکھنے آ جائیں گے۔ اور ملک میں چمک کر تم اپنے ماں باپ کا نام روشن کرو گے۔

سالانہ چندہ صِرف پانچ روپیہ۔ چھ مہینے کا عہ۔ اڑھائی روپیہ۔ نمونہ مفت

جب پھول ختم کر لو

تو پھر دفتر پھول کی کتابیں پڑھو۔ ان میں اور نئے نئے دلچسپ قصے آسان عبارت میں اور صاف موٹے موٹے اور کھلے کھلے خط میں تصویر دار چھپوائے گئے ہیں۔ ان میں سے جو کتاب پڑھنی شروع کرو گے۔ چھوڑنے کو دل نہ چاہے گا۔

پتہ :۔ دفتر اخبار پھول۔ لاہور

Taj Tahir Foundation